

انسان کے بس میں نہیں۔ دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ یہ آگ لگانا ممکن ہوتا تو ہر عاشق اپنے محبوب کے دل میں لگا لیتا۔ بجھانا ممکن ہوتا تو اپنے دل کی لگی بجھا کر اطمینان سے بیٹھ جاتا۔

۱۔ شرح : اگر

برہنگی کی حالت میں
جنوں کو یہ خواہش ہو
کہ گریبان چاک کرے
تو صبح کی طرح میرے
دل کا زخم گریباں بن
کر تارتا رہونے کے
لیے تیار ہو جائے۔

مطلب یہ ہے،
چاک گریباں میں ایسی
لذت ہے کہ دل کا
گھاؤ، جو پہلے ہی
ایک چاک کی حیثیت
رکھتا ہے، دوبارہ
چاک ہونے کے لیے
گریبان بن سکتا ہے۔

زخم، چاک، وحشت، عریانی، گریبان اور صبح، ان سب کی مناسبت محتاج تشریح نہیں۔ یعنی چودہ لفظوں میں سے چھ ایسے ہیں، جو باہم دست و گریباں ہیں۔

۲۔ شرح : اے محبوب! تیرے جلوے کی کیفیت کیونکر بیان کروں؟ اگر

چاک کی خواہش اگر وحشت بہ عریانی کرے
صبح کی مانند، زخم دل گریبانی کرے
جلوے کا تیرے وہ عالم ہے کہ گریجے خیال
دیدہ دل کو زیارت گاہ حیرانی کرے
ہے شکستن سے بھی دل نو مید، یارب اکب تلک
آگینہ کوہ پر عرض گرا سنجانی کرے
میکدہ گر چشم مست ناز سے پاوے شکست
موے شیشہ، دیدہ ساعز کی مرگانی کرے
خط عارض سے لکھا ہے زلف کو الفت نے عہد
یک قلم منظور ہے، جو کچھ پریشانی کرے